قدح در الفاظ مدح

قاضی محمد زاہد الحسینی اٹک شہر

اکثر مقررین حضرات اور مقالہ نگار حضرات قطب عالم حضرت شیخ الہند محمود حسن اسیر مالٹا قدس سرہ العزیز کے بارے میں مندرجہ ذیل قسم کے کلمات ذکر یا تحریر فرما کر بزعم خویش ان کی کمال شجاعت اور استقلال عزیمت کا اظہار کرتے ہیں یہ نہ صرف حقیقت حال کے خلاف ہے بلکہ مجاہد جلیل کی توہین ہوتی ہے۔ وہ کلمات کچھ یوں ہیں

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد غسل کے وقت ان کی پیٹھ پر کچھ نشانات پائے گئے۔ ان کے قریبی خدام سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ان بیدوں اور کوڑوں کے نشانات ہیں جو حضرت کو اسارت مالٹا کے زمانے میں لگائے جاتے تھے۔ انا للہ۔ اس روایت کی نہ تو کوئی دلیل ہے اور نہ کوئی ثبوت بلکہ واقعہ اسکے بالکل برعکس ہے حضرت شیخ الہند کے خادم خاص اور بے نظیر جان نثار حضرت مدنی اسیر مالٹا نے آپ کے زمانہ اسارت میں عظمت اور عزت کا حال یوں پیش فرمایا ہے

"یورپین قومیں ہر اس شخص کو جو اپنی قوم اور وطن کا فدائی اور خیرخواہ ہو نہایت عزت کی رفعت کی نظر سے دیکھتی ہیں اور اس کا احترام کرتی ہیں اگرچہ سیاستہً وہ دشمن ہی ہو۔ مالٹا کی اسارت گاہ میں بڑے بڑے فوجی اور ملکی آفیسر انگریز آتے تھے تو حضرت شیخ الہند کو دور سے دیکھ کر ہیٹ (انگریزی ٹوپی) اتار کر سلام کرتے تھے۔ اور باادب کھڑے ہو کر گفتگو کرتے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کھڑے بھی نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ بسا اوقات اپنے ترجمۂ قرآن کے لکھنے میں مصروف رہتے مگر یہ فوجی اور ملکی بڑے بڑے آفیسر آکر ادب سے کھڑے ہو جاتے تھے اور آپ کی مصروفیتوں و نہایت ادب سے دیکھتے تھے حالانکہ معمولی گورا بھی بڑے بڑے گورنمنٹ پرست ہندوستانی والوں اور راجاؤں کی ادنیٰ درجہ کی تعظیم و تکریم عمل میں نہیں لاتا تھا۔ پرنس [illegible] (جرمنی شہزادہ) جو کہ ایڈمن جہاز سے گرفتار ہوا تھا اور مالٹا میں ایک عرصہ تک رہا تھا ہمیشہ حضرت کی خدمت میں بالخصوص عید بقرعید کے موقع پر حاضر ہوتا تھا اور مبارکباد پیش کرتا تھا یہی حال بڑے بڑے فوجی اور سول افسروں جرمنی آسٹرین بلغیرین اور ترکوں کا تھا"

(نقش حیات ج ۲ ص ۲۴۵)۔

اس کی تصدیق حضرت شیخ الہند کے خادم خلوت و جلوت رفیق زندان حضرت مولینا عزیر گل صاحب دامت برکاتہم سے کی جاسکتی ہے۔ اس لئے ایسے افتراء سے کلی احتراز کیا جائے